ابصار احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

"حکمتِ قرآن" کا زیرِ نظر شمارہ قارئین کی خدمت میں وسطِ رمضان کے بعد پہنچے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی برکات سے کما حقہٗ متمتع ہونے کی توفیق ارزانی فرمائیں۔ آمین ـــ نماز کی طرح روزہ بھی دینِ اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے۔ عربی میں اس کو "صوم" کہتے ہیں۔ صوم کے لفظی معنیٰ رک جانے اور باز رہنے کے ہیں۔ قرآن مجید میں چند مقامات پر روزہ کو "صبر" بھی کہا گیا ہے جس کے معنیٰ ضبطِ نفس، ثابت قدمی اور استقلال کے ہیں۔ ان معنوں سے صاف ظاہر ہے کہ تعلیماتِ دین میں روزہ کا کیا مفہوم ہے اور اس کی غرض و غایت کیا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ روزہ اسلام کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ اسلام سے پہلے بھی وہ مذاہبِ عالم میں رائج رہا ہے۔ داعیاتِ شکم و فرج کو نفسِ انسانی کے مجموعی مطالبات میں جو مقام حاصل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ روزے میں انہی زبردست اور منہ زور خواہشوں پر پابندی عائد کی جاتی ہے۔ مسلسل ایک ماہ تک روزانہ بارہ بارہ اور چودہ چودہ گھنٹے انسان اپنے نفس کے ان مطالبات پر قفل ڈالے رہتا ہے۔ مسلسل ایک ماہ کی یہ مشق انسان کے اندر صبر و ضبط کی بے پناہ قوت پیدا کر دیتی ہے۔ اور پھر یہ امید کی جا سکتی ہے کہ ایک مومنِ صادق اقامتِ دین اور جہاد و قتال فی سبیل اللہ میں پیش آنے والی تکالیف اور شدائد کا آسانی اور کامیابی سے مقابلہ کر سکتا ہے۔ یہ ایسی کھلی حقیقت ہے جس کے اعتراف سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس حقیقت کا اعتراف دراصل اس امر کا اعتراف ہے کہ روزے سے حاصل شدہ قوت سے ایک مومن دین کی پیروی اور احکامِ الٰہی کی اطاعت میں نفس اور شیطان کی ساری مزاحمتوں سے نبرد آزما ہو سکتا ہے۔ یعنی وہ صحیح معنوں میں ایک خدا ترس اور متقی انسان بن جاتا ہے۔

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا یعنی اس کی تنزیل شروع ہوئی۔ اور اسی ماہ مبارک میں وہ رات ہے جس کی عبادت کو ہزار مہینے کی عبادت سے افضل قرار دیا گیا۔ اسی رات (لیلۃ القدر) کو قرآن کا انزال سماء دنیا پر کیا گیا۔ ان تمام حقائق سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ رمضان کے صوم اور قرآن کریم کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ چنانچہ بہت سی احادیث

رسولؐ سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کا پروگرام ان دو سے عبارت ہے۔ یعنی دن کے اوقات میں روزہ اور رات کو قرآن کے ساتھ شب بیداری اور اس کا نماز میں پڑھنا۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی مروی روایت سے اسی امر کی صراحت ہوتی ہے ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَىْ رَبِّ اِنِّىْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَ الشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ ـــــ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ اور قرآن دونوں بندے کی سفارش کریں گے۔ (یعنی اس بندے کی جو دن میں روزے رکھے گا اور رات میں اللہ کے حضور میں کھڑے ہو کر اس کا پاک کلام قرآن مجید پڑھے گا یا سنے گا)۔ روزہ عرض کرے گا۔ اے میرے پروردگار! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور نفس کی خواہش پورا کرنے سے روکے رکھا تھا، آج میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما۔ (اور اس کے ساتھ مغفرت و رحمت کا معاملہ فرما)۔ اور قرآن کہے گا کہ: میں نے اس کو رات کو سونے اور آرام کرنے سے روکے رکھا تھا، خداوندا! آج اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما (اور اس کے ساتھ بخشش اور عنایت کا معاملہ فرما!) چنانچہ روزہ اور قرآن دونوں کی سفارش اس بندہ کے حق میں قبول فرمائی جائے گی (اور اس کے لئے جنّت اور مغفرت کا فیصلہ فرمادیا جائے گا۔ اور خاص مراحمِ خُسروانہ سے اس کو نوازا جائے گا)